صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 08 اکتوبر 2024ء بمطابق 04 ربیع الثانی 1446ہجری بعداز دوپہر چار بجکر ستاون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ Oیٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا Oاِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِOوَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا O وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا اکۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُہۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا۔

(ترجمہ): اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلۡعٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ‘Leave applications’ : درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب محبوب شیر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عبدالکریم صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر، آج کے لئے، جناب محمد عدنان قادری صاحب، صوبائی وزیر، چار یوم، 8 تا 11 اکتوبر، جناب امیر فرزند خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، مخدوم زادہ آفتاب علی حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عجب گل صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

معزز اراکین اسمبلی، آج 8 اکتوبر ہے، 8 اکتوبر 2005ء کو ایک زلزلہ آیا، جس میں کشمیر، خیبر پختونخوا کے بیشتر علاقے، جس سے بہت شدید متاثر ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق اسی ہزار سے زائد لوگ اس دن اچانک آناً فاناً شہید ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑا سانحہ تھا، پاکستان بھر کے تمام لوگوں نے بھرپور طور پہ اس کے بعد ان تمام علاقوں میں امدادی سرگرمیوں میں حصہ لیا، انٹرنیشنل لیول پر ہمارے جو پاکستانی ہیں، Pakistani organizations انہوں نے بڑا کام کیا، پاکستانی اداروں نے بڑا کام کیا۔ جناب ڈاکٹر امجد صاحب، 8 اکتوبر کے زلزلے کے شہداء جو ہیں، ان کے لئے دعا کر لیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ یہ شفیع اللہ خان، پہلے کچھ کوئسچنز لے لیں، بزنس تھوڑا سا لے لیں، ابھی پھر کوئی اور ادھر کھڑا ہو جائے، ہاتھ کھڑا ہو گیا ہے، مجھے یہ 'کوئسچنز آور' کوئسچنز لے لوں، اس کے بعد لے لیتا ہوں، اگر بہت کوئی Emergent بات ہے تو پھر، شفیع اللہ خان کا مائیک On کر دیں۔

جناب شفیع اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ملک لیاقت صاحب، سپیشل اسسٹنٹ چیف منسٹر فار پاپولیشن اور انور زیب خان جو کہ 5th اکتوبر کو اسلام آباد میں گرفتار ہوئے ہیں، ان کے بارے میں آپ نے Production order جاری کیا ہے مگر اب تک ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس پر عمل درآمد نہیں کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، چاہیئے تھا کہ آج دونوں اس اجلاس میں موجود ہوتے مگر Compliance نہ ہونے کے باعث نہیں لائے گئے، ان سے وضاحت طلب کی جائے کہ آرڈر کی تعمیل کیوں نہیں ہوئی ہے؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر لاء! آپ نے شفیع اللہ خان کی بات سنی، ہم نے Production orders جاری کئے، کل دو معزز ممبران اسمبلی کے، ہوم ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخوا کی جس طرح یہ معزز رکن نے بتایا ہے کہ ابھی تک کوئی Compliance نہیں ہوئی، اس پہ مجھے Query کر کے اسی اجلاس کے دوران آپ بتائیں، ہوم ڈیپارٹمنٹ، ہوم

سیکر ٹری کو بلائیں، اس سے پوچھیں کہ کیا رکاوٹ ہے جو تم ابھی تک اس پہ Compliance نہیں کر پائے ہو؟ ٹھیک ہے جناب، اسی بات پہ آپ بات کرتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: میری صرف تجویز اس میں یہ ہے کہ شفیع اللہ صاحب نے بڑی بہترین بات کی ہے، یہ معزز ارکان جو ہیں، یہ یہاں پہ ہم جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ چالیس ملین لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں اور جس Chair سے یہ Production orders ایشو ہوئے ہیں، یہ بہت ہی ہمارے لئے ایک بہت بڑی Chair ہے، تمام نمائندوں کے لئے اور باقاعدہ ایک Constitutional post سے یہ آرڈر ایشو کیا گیا ہے، ان کو آپ Time frame بتائیں؟ یہ کیوں آپ نے کل جب آرڈر ایشو کر دیا، Production تو اس کے اوپر Implementation کیوں نہیں ہوئی اور کہاں پہ رکاوٹ ہے؟ کم از کم آپ اس کو Time frame دیں، ابھی آج ہی بلائیں، کیونکہ ہمارے معزز ممبران اگر اس اسمبلی کی کارروائی سے محروم ہیں تو یہ ان کے حلقوں کے ساتھ بھی زیادتی ہے اور اس ایوان کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔ میری گزارش یہ ہو گی، اس کے اوپر فی الفور Action لیں، یہ سیکر ٹری کوئی اتنے معتبر نہیں، اس Chair سے زیادہ معتبر نہیں اور اس ممبر سے زیادہ نہیں، آج ہی بلا کر ان سے پوچھیں کہ رکاوٹ کہاں پہ ہے؟ کیوں Implement نہیں ہو رہا؟ ہمیں اپنے Orders implement کرنے چاہئیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آپ نے یہ سن لیا، جو سیکر ٹری سپیکر کی ڈائریکشن اور اس کے آرڈر کی پابندی نہیں کرے گا، میں اس ہاؤس سے اسے خیبر پختونخوا میں ناپسندیدہ ترین شخص Declare کراؤں گا، (تالیاں) اس اجلاس کے ختم ہونے سے پہلے آپ مجھے اس پہ جواب دے دیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: ‘Question`s Hour’: The following Questions will be taken up for answers. Question No. 302.

* 302 محترمہ شہلا بانو: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایوب میڈیکل کالج اور ایوب میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹ کے لئے نئی ایم آر آئی مشین جس کی لاگت تقریباً 230 ملین روپے تھی، KPPRA خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی اور پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی کے قائم کردہ قوانین پر عمل کئے بغیر خریدی گئی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پرانی مشین کو 110 ملین روپے کی لاگت سے غیر مجاز مرمت کیا گیا ہے اور Lithotripsy machine اور دیگر مہنگے آلات کی خریداری مقررہ اصولوں پر عمل کئے بغیر کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو نئی ایم آر آئی کی خریداری، پرانے ایم آر آئی کی خریداری اور پرانی ایم آر آئی مشین کی مرمت اور Lithotripsy machine اور دیگر آلات کی خریداری کس قانون کے تحت کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ 2020ء میں کوئی ایم آر آئی مشین نہیں خریدی گئی، البتہ پرانی ایم آر آئی مشین کو Manufacture / upgradation policy کے مطابق 23 جون 2020ء کو Upgrade کیا گیا تھا، محکمہ صحت نے خیبر پختونخوا میں کورونا وباء کے پیش نظر یکم جون 2020ء کو صوبہ بھر میں ہیلتھ ایمر جنسی کا اعلان کیا گیا تھا جس کی وجہ سے نہ KPPRA اور نہ تو اشتہار کی ضرورت تھی، پھر بھی KPPRA کے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے ایم آر آئی مشین کو Upgrade کیا گیا۔ Lithotripsy machine 2016 میں KPPRA Act, 2012 و Rules, 2014 کے عین مطابق خریدی گئی تھی۔

Mr. Speaker: Ms. Shehla Bano, please.

محترمہ شہلا بانو: شکریہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میرا یہ سوال ایوب میڈیکل کالج اور ایوب میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹ کے لئے جو نئی ایم آر آئی مشین خریدی گئی تھی، اس کی لاگت 230 ملین روپے، کیا وہ KPPRA خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی اور پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی قوانین کے مطابق خریدی گئی تھی یا ان قوانین پہ عمل کئے بغیر خریدی گئی؟ مجھے جواب دیا کہ جی نہیں، عمل ہوا تھا۔ پھر میرا دوسرا سوال تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ پرانی مشین 110 ملین روپے کی لاگت سے اس کی مرمت کی گئی ہے؟ Lithotripsy machine اور دیگر مہنگے آلات کی خریداری کا عمل مقررہ اصولوں کے تحت کیا گیا یا یہ کس طرح؟ وہ کہتے ہیں کہ جی نہیں، ہم نے ان اصولوں پر عمل کیا، اس کی جو بھی تھا، پھر میرا یہ تھا کہ نئی ایم آر آئی کی خریداری، پرانی ایم آر آئی کی خریداری اور پرانی ایم آر آئی مشین کی مرمت، Lithotripsy machine اور دیگر آلات کی خریداری کس قانون کے تحت مکمل کی گئی، تفصیل فراہم کریں؟ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں 2020ء میں کوئی ایم آر آئی مشین نہیں خریدی گئی، البتہ پرانی ایم آر آئی مشین کو Manufacture up graduation policy کے مطابق 23 جون 2020ء کو Upgrade کیا گیا تھا، محکمہ صحت خیبر پختونخوا کو کورونا وباء کے پیش نظر یکم جون 2020ء کو صوبے بھر میں ہیلتھ ایمرجنسی کا اعلان کیا تھا جس کی وجہ سے KPPRA اور PPRA کو Ignore کر دیا گیا تو یہ جو Lithotripsy machine ہے، یہ بھی اس کے مطابق خریدی گئی اور لاء کے مطابق جناب سپیکر، ایم آر آئی مشین کی خریداری اور پرانی جو مشین ہے، KPPRA اور PPRA قوانین کے مطابق نہیں تھی، اس میں ٹوٹل غلط بیانی سے مجھے جواب دیا گیا جو کہ میرے مطابق اس ایوان کا Privilege breach ہوا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ سارا انہوں نے Negate کیا ہے، ہر Fact سے ہٹ کر انہوں نے بات کی، غیر تسلی بخش جواب ہے، انہوں نے پرانی ایم آر آئی مشین جو کہ گم ہو گئی ہے جس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے، اس ٹائم پہ انیس سے اٹھارہ کروڑ روپے اس کی لاگت تھی، اس وقت جو نئی مشین لی ہے، جو ڈالرز میں اس کی Payment ہوئی ہے، وہ تئیس کروڑ روپے اس کی لاگت ہے، تو یہ پرانی کو بھی ملائیں، نئی کو بھی ملائیں، مشین دونوں، تو یہ چالیس اور اکتالیس کروڑ کا اس میں وہ گھپلا

نظر آتا ہے، اس میں نیب اور ایف آئی اے کو بھی Involve کیا گیا ہے لیکن کچھ اتہ پتہ نیب یا ایف آئی اے نے کیا، اس میں ہمارے پاس کوئی ڈیٹیل نہیں ہے، تو پھر آپ یہ دیکھیں جناب سپیکر، یہ جو ممبرز ہیں، گورنمنٹ باڈی کے ممبرز جو ہیں انہوں نے اس مشین کی پوری رپورٹ دی کہ جو یہ مشین ہے، اس کو 2020ء میں یہ کہتے ہیں کہ نہیں خریدی گئی لیکن یہ کہتے ہیں خریدی گئی ہے، 2020ء میں کوئی مشین، دیکھیں، دستاویزات بتا رہی ہیں کہ مشین خریدی گئی ہے، قواعد و ضوابط سے ہٹ کر خریدی گئی ہے اور اس میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، تو یہ اس میں کہہ رہے ہیں ناں، محکمہ صحت نے 2020ء کو Upgrade اور خیبر پختونخوا میں کورونا وباء کے پیش نظر یکم جون کو۔

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> جی، وہ میں آگے آ رہی ہوں، اس پہ میرا پوائنٹ آگے ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ کہتے ہیں کہ ہیلتھ ایمرجنسی تھی تو ہم نے خرید لی۔

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> نہیں نہیں، کورونا میں یہ ہماری ایم آر آئی مشین Use ہی نہیں ہوتی، کورونا میں اس کے Diagnosis کا کوئی Concept ہی نہیں ہے، کورونا میں ہمارا اس سے Diagnosis نہیں ہوتا، نہ علاج ہوتا ہے، یہ ایک اور Irregularity ہے، یہ میں آگے آ رہی ہوں اس پہ، جناب سپیکر، اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ یہ جو بورڈ کے تین ممبرز تھے، ڈاکٹر آفتاب ربانی اور یہ جو آیاز جدون تھے، ایم ٹی آئی میں جو Irregularities تھیں، ان کی جب انہوں نے نشاندہی کی تو ان کو بھی عہدے سے ہٹا دیا گیا، جب یہ ہائی کورٹ پشاور گئے تو ان کو بھی Re instate کر دیا گیا ہے، چلیں اگر یہ Lithotripsy machine ہے، یہ بھی Rules سے ہٹ کر خریدی گئی، ایم آر آئی مشین ہٹ کر خریدی گئی، پرانی مشین پر یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ پرانی مشین کدھر چلی گئی ہے؟ اس میں جو آڈٹ رپورٹ ہے، یہ میرے پاس ابھی بھی آڈٹ رپورٹ اس کی ہے، اس میں یہ آڈٹ جو ڈائریکٹر جنرل اور KP کا، ان کا ایڈوانس پیرا نمبر 517 میں ہے کہ تینتیس کروڑ کی جو ایم آر آئی مشین ہے، وہ قانون سے ہٹ کر خریدی گئی ہے، اس پر انہوں نے Clear لکھا ہوا ہے، اس کو دیکھا جا سکتا ہے، اس میں ڈائریکٹر جنرل، آڈیٹر جنرل KP کی رپورٹ ہے، یہ خریدی گئی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کب کی رپورٹ ہے؟

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> یہ ایڈیٹر جنرل KP کی۔۔۔۔ ۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کب کی رپورٹ ہے؟

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> یہ 2024ء کی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، یہ ایڈوانس پیرا ہے۔

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آڈٹ پیرا نہیں ہے، ابھی یہ ایڈوانس پیرا ہے، یہ بعد میں Process میں بھی آئے گا، جب یہ آ جائے گا تو پھر اس کو آپ کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی دیکھ لے گی۔

محترمہ شہلا بانو: جناب سپیکر، اس میں جو سارا انہوں نے لکھا ہے کہ یہ تو سارے Rules کی Violation کے ساتھ خریدی گئی ہیں دونوں مشینیں۔

جناب سپیکر: یہ ایڈوانس پیرا ہے ناں، ابھی یہ اس پہ Convert ہوگا۔

محترمہ شہلا بانو: نہیں، یہ تو پی ٹی آئی کی جب یہ دوسری گورنمنٹ آئی، جب یہ Interim آئی تو وہاں پہ Investigation ہوئی تو پچھلی پی ٹی آئی گورنمنٹ کی ساری Irregularities اس میں آئیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں عرض کر رہا ہوں، ایڈوانس پیرا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹل اس میں ڈسکس ہوگا، پھر اس کے بعد یہ پیرا بنے گا، پھر ہمارے پاس آئے گا۔

محترمہ شہلا بانو: میں نے اس پہ بھی بات کرنی ہے جناب سپیکر صاحب، میرے پوائنٹس ابھی باقی رہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی رہتے ہیں۔

محترمہ شہلا بانو: جی، میرے پوائنٹس رہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، ماشاءاللہ چلیں۔

محترمہ شہلا بانو: انہوں نے یہ کہا، جب میں نے کہا، اس سے پوچھا کہ اس ایم آر آئی مشین کی 110 ملین آپ کا خرچہ آیا اس Repair پہ، تو یہ کہتے ہیں کہ نہیں لیکن یہ اس میں Minutes جو ہیں، اس میں یہ ہے، Minutes of meeting میں جناب سپیکر، 110 ملین ہے، ایک کروڑ گیارہ لاکھ روپے مشین پہ لگ گئے ہیں اور اس کے لئے جاپان سے انجینئر مسٹر مائیکل ویسٹ آئے ہیں، تو یہ کہتے ہیں کہ نہیں لگے، ایک کروڑ گیارہ لاکھ روپے نہیں لگے، ہم نے نہیں لگائے، تو یہ پھر کیا چیز ہے؟ اس میں تو لکھا ہے میٹنگ کے منٹس میں کہ یہ Repair پر لگے ہیں، Repair ہوئی ہے، Pen کا خط نمبر جو ہے، BoG/ MTI/ 2024/ 5555 خط کا نمبر ہے، یکم جولائی، یکم جنوری 2024 نیب کو لکھے ہوئے خط میں Irregularities ساری آئی ہیں کہ یہ Irregularities ہوئی ہیں، اس کی Lithotripsy machine کے خریدنے میں اور ایم آر آئی مشین دونوں میں یہ Irregularities ہوئی ہیں، یہ سارے Evidences بتا رہے ہیں کہ Irregularities ہوئی ہیں اور 2020ء میں انہوں نے کہا کہ ہم نے KPPRA اور PPRA کو Bypass کیا، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایم آر آئی مشین سے کورونا کا تو لینا دینا ہی نہیں ہے، تو اس کا وہ کیا کرتے ہیں کہ کورونا میں ایم آر آئی مشین، یہ بھی غلط، جھوٹ بولا ہے انہوں نے، Lithotripsy میں یہ Irregularities ہیں، ایم آر آئی میں Irregularities ہیں، یہ انہوں نے کورونا کی آڑ میں پیسے کمائے ہیں، کرپشن کی گئی ہے، جناب سپیکر، اس میں غلط بیانی کی گئی ہے، کوئی چیز ان کی Match نہیں کر رہی ہے۔ جناب سپیکر، یہ ڈاکیومنٹس Deny نہیں کی جا سکتیں، ان میں سب کچھ لکھا ہے، ایک ایک چیز Covered ہے، ان میں ایک ایک چیز چاہے وہ آڈیٹر جنرل ہو، جو بھی ہو یہ Eyes اس کو Deny تو نہیں کر سکتیں، یہ تو سیدھا سیدھا کمیٹی کا کیس ہے، اس کو کمیٹی میں بھیجیں، اس کو کمیٹی میں بھیجیں پلیز، یہ کمیٹی کا کیس ہے، بہت

بڑی Irregularity کورونا کی ہے، کورونا کی آڑ میں کی گئی ہے۔ جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے کہ یہ یہاں پہ ڈسکشن کا فائدہ نہیں ہے، کمیٹی میں یہ بھیجیں۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب کا مائیک On کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب مشتاق احمد غنی: سپلیمنٹری، یہ شہلا بی بی نے جو نشاندہی کی ہے، یہ انہوں نے بڑی صحیح نشاندہی کی، اصل میں یہ بڑا گھمبیر مسئلہ ہے، وہاں پہ ایک مشین ایم آر آئی کی خراب ہو گئی تھی، انہوں نے یہ کہا کہ یہ قابل استعمال نہیں ہے، تو نئی مشین خریدی جائے، انہوں نے نئی مشین خرید لی، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ جو میری معلومات ہیں، انہوں نے اسی پرانی مشین کے اوپر خرچہ کیا، تھوڑا بہت اس کو Working condition میں لے آئے، انہوں نے Show یہ کر دیا کہ یہی ایم آر آئی کی نئی مشین ہے۔ اب مجھے ایک سوال کا جواب چاہیئے کہ ایم آر آئی کی مشین کوئی ماچس کا ڈبہ نہیں ہوتا کہ وہ ہاسپیٹل سے گم ہو گیا، اب یہ کہا جاتا ہے کہ نئی مشین تو آ گئی ہے، پرانی مشین گم ہو گئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزراء صاحبان، ذرا ادھر توجہ دیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: اب۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوسچن بھی ہے، اس کا جواب بھی دینا ہے، آپ Kindly, order in the House، ادھر توجہ دیں، مشتاق غنی صاحب جو بات کر رہے ہیں تاکہ پھر اس پر Respond کر سکیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: ایم ٹی آئی ہاسپیٹل ہے، اتنا بڑا ہاسپیٹل ہے، ان کی بہت بڑی سیکیورٹی کی فوج ہے، وہاں پولیس کی بھی چوکی ہے، یہ کوئی سرنج نہیں ہے، کوئی چھوٹی سی چیز نہیں ہے کہ وہاں سے پرانی ایم آر آئی کی مشین ہی غائب ہو گئی ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، پرانی وہی ہے، نئی نہیں آئی، اسی کو نیا بنا کر پیش کر دیا گیا، جیسے آنریبل ممبر نے کہا، پیسے ہڑپ کر لئے گئے ہیں، یہ بالکل صریحاً کمیٹی کا کیس ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ہم سپلیمنٹری ایک لے سکتے ہیں، دو لے سکتے ہیں، انعام صاحب! دوسرا سپلیمنٹری لے سکتے ہیں اس پہ؟ Limit نہیں ہے، یہ بہت لمبی کہانی ہو جائے گی، یہ اتنے سپلیمنٹری میں نے لے لئے ہیں ناں، بات تو دونوں نے واضح کر دی ہے، وہ جب آئے گا تو پھر اس پہ ڈسکشن کریں گے۔ مائیک On کریں، جی منسٹر صاحب موجود ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اسی ایم آر آئی مشین کی میں نے 2021ء میں کوسچن کیا تھا جو کمیٹی کو Refer ہو چکا تھا Last government میں، لیکن اس کے بعد وہ حکومت ہی ختم ہو گئی، یہ 2019ء میں اس وقت یہ مشین آئی تھی، اس سے پہلے جو مشین تھی، انیس کروڑ کی تھی اور اس کی بیس کروڑ، پھر ان لوگوں نے کہا کہ اس کے چلانے کے لئے کوئی نہیں ہے، یہ اس کو کوئی Run نہیں کر سکتا، اس کے لئے بندے بھی بلائے گئے لیکن اس سے جو پارٹس اور پرزے تھے، اس سے نکالے گئے تھے اور بیچ دیئے گئے تھے، اس کے بعد دوبارہ دوسری مشین کے لئے ان لوگوں نے وہ بھجوا دی کہ ایم ٹی آئی والے ایک اور مشین ہمیں دے دیں، تو تیئس کروڑ کی ایک نئی

مشین پھر لوگوں نے خرید لی اور اس مشین میں جو سامان ان کے پاس پڑا تھا، وہ لا کر پرانی میں ان لوگوں نے جمع کیا، تیئیس کروڑ روپے ان لوگوں نے کھالئے اور اس کا جو ہے، یہ پہلے بھی کمیٹی میں گیا ہوا تھا لیکن یہ کوئسچن کمیٹی میں آیا ہی نہیں، پھر اسمبلی ختم ہو گئی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تقریباً پچاس لاکھ یا پینتالیس لاکھ کے لگ بھگ کے پیسے اس پہ خرچ ہو چکے، کروڑوں کے پیسے خرچ ہو چکے ہیں اور بعد میں بھی وہ مشین نہیں تھی، یہ ہر صورت میں، Last time کو بھی کمیٹی میں جانا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: Honourable Minister for Law, please. شاہ جہان یوسف صاحب! اسی پہ آپ، ہال وہی منسٹر ہیلتھ کو ہی میں کہہ رہا ہوں، میں نے Law کہہ دیا ہے، میں الفاظ واپس کر کے دوسرے، Re-phrase کر لیتا ہوں اس کو۔ وزیر صاحب! ذرا شاہ جہان یوسف صاحب بھی اسی پہ بات کرنا چاہتے ہیں، تو کر لیں۔

سردار شاہ جہان یوسف: شکریہ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ کوئسچن واضح ہے کہ آپ نے دو مشینیں، ایک مشین نئی خریدی تھی، وہ خریدی ہے کہ نہیں؟ جواب یہ آیا ہے کہ نہیں خریدی، اب ہمارے آنریبل ممبران یہ بتا رہے ہیں کہ خریدی گئی لیکن مشین کہاں گئی؟ اگر مشین وہاں پہ نہیں ہے اور پھر کوئسچن کا Answer یہ آتا ہے کہ کورونا میں، Covid میں ہم نے کوئی اس کا اشتہار نہیں دیا، اب اشتہارات Online بھی بنتے تھے، Printed بھی ہوتے تھے لیکن یہ کوئسچن کا جو Answer ہے، اس سے میرے خیال میں نہ ہاؤس Satisfied ہے، نہ آپ Satisfied ہونگے، ہمیں اس پہ واضح جواب بھی دینا چاہیئے، یہ آپ اس کوئسچن کو میرے خیال میں آپ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ اس پہ ڈسکشن ہو، ہم سب اس کے ممبر ہوں اور اس پہ بات ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر ہیلتھ، احتشام خان کا مائیک On کریں ناں۔

جناب احتشام علی (مشیر برائے صحت): یار! زما مائیک بند کوې، زما ئے کھلاؤ کړے دے، څه کوې؟ اوس ځان تېنګ کړه وروره! (تالیاں) میرا مائیک کھولا ہوا ہے، یہ Off کر دیں اور ان کا کھول دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر احتشام خان کا مائیک On کریں بھائی۔

مشیر برائے صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، یہ ایک کوئسچن Raise کیا گیا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ 2020ء کو اس ملک میں نہیں، بلکہ ساری دنیا میں جو کورونا وباء آئی، تو کورونا وباء کے پیش نظر چونکہ KPRRA اور PPRA کے Rules جو ہیں ناں، اس میں ٹائم لگتا ہے، جب آپ کسی چیز کو خریدتے ہیں یا اس میں کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو اس میں ٹائم لگتا ہے، ٹائم لگنے کی وجہ سے چونکہ اس وقت ہیلتھ ایمرجنسی نافذ کی گئی تھی، ہیلتھ ایمرجنسی جب نافذ کی گئی تو پھر Rules relax ہو گئے، اس حوالے سے نہ کوئی نئی مشین خریدی گئی ہے، البتہ جو پرانی مشین تھی، اس میں گیس کی Leakage جو Helium gas ہوتی ہے، اس میں اس کی Leakage ہوئی تھی، اس وجہ سے اس کو Manufacturer، مطلب ہے اس کی Up gradation کے لئے وہ ان کو Up

gradation policy کے تحت اس میں کام کیا گیا اور جو کوئسچن یہ Raise کر رہے ہیں، اس میں مطلب کرپشن ہوئی ہے یا کوئی اور چیزیں ہوئی ہیں، اس حوالے سے جو ہمارا BoG تھا جو ہمارا بنا ہوا BoG ہے، اس نے Anti corruption کو اس پہ لکھ دیا کہ اس کی Proper inquiry کر لیں، ان شاء اللہ وہ انکوائری بھی آپ کے سامنے آ جائے گی، میں نے خود دس تاریخ کو ادھر Visit بھی رکھا ہے، میں جاکر خود بھی دیکھ لوں گا اور ان شاء اللہ اس ہاؤس کو اس پہ پھر Update کروں گا جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، مس شہلا بانو کا مائیک On کریں۔

محترمہ شہلا بانو: جناب سپیکر، یہ جو اس کی خریداری کا Evidence ہے تو یہ پھر کیا چیز تھی؟ یہ جو نیب کو لکھا گیا خط ہے، اگر یہ سارا کچھ شفاف چل رہا تھا، Irregular چیز نہیں تھی تو اس کی یہ چیز میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نیب نے کوئی چیز اور آگے سے جواب اور سوال دیا ہے؟

محترمہ شہلا بانو: نیب کو تو انہوں نے لیٹرز لکھے ہوئے ہیں، کوئی نہ ایف آئی اے، نہ نیب سے کوئی، ابھی تک اتنا عرصہ ہو گیا جناب سپیکر، یہ میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر نے ہمیں Ensure کرایا ہے کہ یہ اس پہ انکوئری کر رہے ہیں، یہ خود بھی Visit کر رہے ہیں، اس کے بعد یہ ہاوس کو بتادیں گے، جب کوئی ایمرجنسی کی صورتحال ہوتی ہے تو اس میں Purchases کے لئے Rules already relaxed ہوتے ہیں۔

محترمہ شہلا بانو: جناب سپیکر، میرا یہ سوال ہے کہ ایمرجنسی صورتحال کورونا کی تھی، ایم آر آئی مشین کی تو نہیں تھی، ایم آر آئی کو آپ نے کورونا میں کیسے Use کرنا تھا؟ وہ ایم آر آئی تو کورونا میں Use ہی نہیں ہوتی، اس کے لئے آپ ماسک منگواتے، کوئی کورونا کی Medication ہوتی، Ventilators ہوتے، یہ تو کورونا، یہ ایم آر آئی تو کورونا میں Use ہی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ ایک عام سی بات ہے، جب ہیلتھ ایمرجنسی ہوتی ہے۔

محترمہ شہلا بانو: جناب سپیکر صاحب، یہ کمیٹی میں بھیج دیں پلیز، یہ کمیٹی، اس کا ایسا کوئی حل نہیں ہے، پہلے بھی کمیٹی میں گئی ہیں یہ چیزیں، آپ Ventilators منگوا لیتے۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ انکوئریاں ہم بڑے عرصے سے سن رہے ہیں، یہ تین چار سال کے واقعات ہیں سارے، کوئی انکوئری نہیں ہو رہی، یا وہ آگے سے ان کو Material نہیں دیتے لیکن بات جو شہلا بی بی نے کی ہے، وہ بڑی باوزن بات ہے، چونکہ اس شہر سے میرا تعلق ہے، یہ بات زبان زد عام ہے کہ پرانی مشین کو ٹھیک کرکے نئی مشین کے پیسے Received کئے گئے، جب کہ نئی مشین کوئی نہیں آئی اور یہ کہا گیا کہ پرانی مشین گم ہو گئی ہے، کوئی چار سال پہلے پرانی مشین گم ہو گئی ہے، اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں اور اس میں یہ Probe ہو جائے گی، نہیں تو جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس میں چلا جائے گا۔

جناب سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی کو Refer کر دوں؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): انکوئری بھی کریں، کمیٹی بھی بنالیں، میری ریکویسٹ ہے، آپ سے میری ریکویسٹ ہے، (تالیاں) فیصلہ آپ کا ہے، میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، اس پہ تو ہاؤس سے لینا ضروری ہے کہ نہیں؟

Is it the desire of the House that the Question No. 302 by Ms. Shehla Bano, MPA, may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جی، آنریبل سی ایم کا مائیک On کریں۔

(تالیاں)

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، میرا گلا تھوڑا خراب ہے، اس لئے میں آپ کی اجازت سے مائیک کا سہارا لے رہا ہوں۔ چونکہ تین دن سے ہمارے موبائل کام نہیں کر رہے تھے اور ساتھ جب میں واپس یہاں پہ آیا تو میرا موبائل وہاں پر آئی جی اسلام آباد نے لے لیا تھا، توڑ پھوڑ اور تلاشیوں میں میرے پاس موبائل ہی نہیں تھا، میں آکر جو ہی میٹنگ کر رہا تھا، تو اس کے بعد کل رات جب میں فارغ ہوا، اپنی پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ کے بعد میں نے تھوڑا سا دیکھا کہ جو سوشل میڈیا میں میری جو ٹیم ہے، اس نے مجھے چیزیں بھیجیں کہ کیا ہو رہا ہے اور کس طرح ہو رہا ہے، کیا کیا ہے؟ میں اس لئے یہاں پہ، ایک اپنے عمران خان کے Followers کے لئے، Voters کے لئے، Supporters کے لئے، میرے نظریئے کے ساتھیوں کے لئے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کو Confused کیا جا رہا ہے، یہ جو اور پارٹیز ہیں، وہ بھی Confused کر رہی ہیں، کچھ اور اپنی دکانیں کھولنے کے لئے، کچھ منافق جو Confuse کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ Confusion نہیں ہونی چاہیئے، کیونکہ ہم سب ایک نظریئے کے ساتھی ہیں، ہمارا نظریہ ایک ہے، ہماری تحریک ایک ہے، اس تحریک کو نقصان اگر پہنچتا ہے تو اس کی وضاحت میں نے ضروری سمجھی، اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ عمران خان نے جو حکم دیا تھا، اس حوالے سے اس کے پیچھے ایک Background تھا، Background یہ تھا کہ ہم ایک پولیٹیکل پارٹی ہوتے ہوئے جب بھی جلسے کی اجازت مانگی یا جب بھی ہم نے Peaceful protest کے لئے اپنا اعلان کیا تو آگے سے ہمیں اجازت نہیں دی گئی، اس کے لئے ہم نے پھر مختلف Peaceful protest کر کے ایک Tempo gain کر کے جب ہمیں ایک جلسے کی اجازت ملی تو رکاوٹیں ڈالیں گئیں، وہ ہمیں کہاں پہ ملی، اسلام آباد میں جلسہ تھا اور سنگجانی مویشی منڈی میں ہمیں وہاں پہ ملا، اسی طرح پھر ہم نے جب لاہور کا کہا تو پہلے اجازت نہیں مل رہی تھی، پھر جا کر وہ بھی کوئی پینتیس کلومیٹر دور وہاں پہ ایک مویشی منڈی کے اندر اجازت دی، اس دوران ہم نے جہاں پہ بھی Peaceful protest کی Call دی، کسی بھی ضلعے کے اندر

پنجاب کے، پختونخوا کے علاوہ جہاں پر بھی جلسہ کیا، وہاں پہ فسطائیت کے ذریعے ایک دن پہلے چھاپے مار کے ہمارے لوگوں کو، ہماری لیڈرشپ کو، ہمارے ورکروں کو اٹھانا شروع کر دیا تھا، جائے وقوعہ کو چھوڑ کر جہاں پر کرنا ہے۔ اس کے علاوہ پورے شہر کو بند کر دیا جارہا تھا، پھر پنڈی میں ہم نے لیاقت باغ کے لئے جب کہا تو اس کے اوپر بھی انہوں نے لیاقت باغ کے بجائے کھنہ مویشی منڈی، ایک مویشی منڈیوں کا ایک تسلسل ہے جو ہمارے ساتھ چل رہے ہیں، جیسے ہم کوئی انسان نہیں، جانور ہوں، اس کے اوپر یہ Backgrounds اس لئے بتارہا ہوں کہ عمران خان نے ہمیشہ پرامن سیاست کی ہے، ہمیں ہمیشہ امن کا درس دیا ہے، اس کے اوپر انہوں نے کہا کہ اب یہ تو بالکل ہی آئینی حق ہی ہمیں نہیں مل رہا۔ اس کے علاوہ آئین کو یہ توڑتے بھی ہیں، آئین میں ترامیم بھی اپنی مرضی کے کر رہے ہیں، اس میں اب انہوں نے اپنے جو لوٹا کریسی ہے، ہارس ٹریڈنگ ہے، اس کو بھی Legalize کر دیا ہے، اس نے کہا کہ اب اجازت ملے نہ ملے، تو ہم نے اپنا احتجاج ریکارڈ کرنا ہے، ہم جب اس کے لئے احتجاج ریکارڈ کر رہے تھے، ڈی چوک کا انہوں نے کہا، ہم سب پختونخوا کے عوام کو، پختونخوا کی اپنی لیڈرشپ کو، ٹیم کو، تنظیموں کو، سب کو میں سلام پیش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اسلام آباد اور پنڈی کے لوگوں کو نارتھ پنجاب اور جو جو لوگ بھی ہیں، اتنی Capacity میں، اتنی سختی اور فسطائیت میں وہاں پہنچتے رہے ہیں، ہمیں پورا ڈیڑھ دن لگا ہمیں، اور راستے آپ دیکھ لیں، ایک ایک کلومیٹر تک کنٹینرز، ٹرالے پھر بڑے بڑے کھڈے اور ایسی شیلنگ جو تاریخ میں کسی نے نہیں دیکھی ہوگی، انہوں نے ہمارے اوپر ہر قسم تشدد اور ہر قسم کی بربریت کی، پھر بھی ہم ڈٹے رہے، سارے لوگ ڈٹے رہے، مقابلہ کرتے رہے، کرتے رہے پرامن طریقے سے، ہم لوگ جب وہاں پہنچے تو پہنچنے کے بعد ادھر پہلے سے بھی کچھ لوگ موجود تھے، جوان پہ شیلنگ ہو رہی تھی، ہمارے پہنچنے کے بعد چونکہ ہماری تقریباً ڈھائی سو، تین سو گاڑیاں ایسی تھیں کہ جو ہمارے ساتھ اس وقت پہنچ گئیں، باقی ہمارے سات آٹھ سو گاڑیاں پیچھے بھی آ رہی تھیں، تھوڑا Gap تھا، وہاں پر ہمارے جانے کے چونکہ تعداد زیادہ تھی، پولیس اور رینجر کو تھوڑا پیچھے دھکیل کر ہم ڈی چوک تک پہنچ گئے لیکن لگاتار ظاہری بات ہے کہ فسطائیت کا ایک وہ مثال جو تاریخ میں نہیں ملتی، ہمارے اوپر شروع تھی، پرامن لوگوں پر جو اپنا آئینی حق کے مطابق پرامن احتجاج ہم نے ریکارڈ کرانا تھا، چونکہ میرے پاس ڈرون بھی ہوتا ہے، ڈرون میں آگے اور پیچھے ہم پہلے بھی تھوڑا دیکھتے رہتے ہیں، کیونکہ رکاوٹوں کو ختم کرنے کے لئے اس کا پتہ کرنا ضروری ہے کہ کیا ہو رہا ہے، کیسے ہو رہا ہے؟ تو آگے جا کر پیچھے آرمی تھی، اس کے پیچھے ہمارے اس طرف بھی آرمی تھی، دونوں طرف چونکہ فوج ہماری ہے، عمران خان نے ہمیشہ کہا ہے کہ ہماری فوج سے نہ لڑائی ہے اور نہ ہی فوج سے ہمارا کوئی لڑائی کا کوئی مقصد ہے، نہ ہی ہمارا ایسا کوئی ایجنڈا ہے، ان بنیاد پہ جب حالات ایسے بن گئے کہ ٹکراؤ والی صورت بن گئی، آگے فرنٹ پر رینجر، پولیس اور عوام آمنے سامنے آ گئے، تین طرف سے Direct hit کرنا شروع کر دیا، انہوں نے فائرنگ شروع کر دی، احتجاج ریکارڈ ہو چکا تھا، اسی حساب سے چونکہ یہ جو لوگ ہمارے ساتھ بھی تھے، یہ ہماری ذمہ داری ہے، ہمارے بچے، ہمارے بھائی ہیں، اس طرف کے لوگ بھی آرڈر کے اوپر جن کے آرڈر پہ یہ کر رہے ہیں، زیادتی وہ کر رہے ہیں، وہ اپنی ایک ڈیوٹی کر رہے تھے، وہ بھی ہمارے بھائی ہی ہیں، ایسا کوئی جانی نقصان نہ ہماری سوچ

ہے، نہ ہمارے لیڈر کے احکامات ہیں، آگے اس سے ہو یہ ہو رہا تھا کہ ہماری جو ڈی چوک کا احتجاج ہم نے کرنا تھا، اس پہ تشدد کی وجہ سے عوام اتنے اشتعال میں تھے کہ مجھے یہ بھی لگ رہا تھا کہ شاید وہ Red zone جہاں پہ ہم نے جانا بھی نہیں تھا، وہاں بھی Enter ہو جائیں گے، کیونکہ یہ والے کنٹینرز تو ہٹا دیئے تھے، میں نے وہاں پہ فیصلہ کیا کہ جو پیچھے لوگ آ رہے ہیں، ان کے لئے بھی بندوں کو بتایا کہ ہم لوگ جاتے ہیں، 'کے پی ہاؤس' میں احتجاج ہمارا ریکارڈ ہو چکا ہے، 'کے پی ہاؤس' جاکر ہم آرام سے بیٹھتے ہیں، اس کے بعد آگے کا جو لائحہ عمل ہے، عمران خان کی طرف سے آئے گا یا پارٹی کی طرف سے آئے گا، اس پہ ہم آگے پھر بات کریں گے۔ جب ہم 'کے پی ہاؤس' پہنچے تو 'کے پی ہاؤس' کے اندر رینجر، آئی جی پولیس اسلام آباد ان کو Lead کر رہا تھا، پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا، انہوں نے ایسا دھاوا بولا 'کے پی ہاؤس' پر جو کہ ہماری ملکیت ہے ں، اس صوبے کی ملکیت ہے، تاریخ میں آج تک ایسا نہیں ہوا، پاکستان کی تاریخ میں، اور بھی بہت کچھ نہیں ہوا، فارم سینتالیس کو آپ دیکھ لیں، نوے دن میں الیکشن نہ کرانا وہ آپ دیکھ لیں، اب اس طرح کی Horse trading کو Legal کرانا آپ دیکھ لیں، یہ تسلسل میں ایسا کام ہوا کہ گھستے ہی اس نے سب سے پہلے ڈی ایس پی جو وہاں پر موجود تھا، جو کہ Basically کے پی ہاؤس کا ڈی ایس پی ہے، سیکیورٹی کا انچارج ہے، اس سے Abusive language میں پوچھا میرے بارے میں، کہ وہ کہاں ہے؟ Abuse کر کے، اس نے آگے سے کہا کہ جی آپ یہ کیسی Language استعمال کر رہے ہیں؟ اس کے سر پہ دو بٹ مار کر سر پھاڑ دیا، پولیس والوں کو مارنا شروع کر دیا، کھلم کھلا جو ورکرز وہاں پہ تھے، جو لوگ وہاں پہ تھے، آنسو گیس، ہوائی فائرنگ، مارکٹائی کا ایک ایسا ماحول بنا دیا کہ جیسے اللہ معاف کرے کوئی بہت بڑے دہشتگرد ہوں یہاں پر، آج تک اس پولیس نے دہشتگردوں کا اس طرح مقابلہ کبھی نہیں کیا ہو گا جس طرح انہوں نے ہمارے اوپر حملہ کیا کیونکہ ان کی مقابلے کی حیثیت نہیں ہے، کچے کے ڈاکو کے لئے ان کے پاس وسائل نہیں ہوتے، باتیں ہمارے کرتے ہیں، اس کے بعد اس ماحول میں مجھے بتایا گیا کہ یہ Arrest جو آپ کو کرنے آ رہے ہیں، یہ Grace کے ساتھ نہیں ہے، یہ Grace arrest نہیں ہے، مجھے Arrest سے کوئی خوف نہیں ہے، میں نے یہ دیکھا اور پرکھا کہ میری Arrest سے میرے صوبے کو بڑا نقصان ہو سکتا ہے کیونکہ اس وقت میں صوبے کا وزیر اعلیٰ ہوں، یہ کیا پروگرام ہے کہ وزیر اعلیٰ کو اس طریقے سے اس طرح Disgrace طریقے سے Arrest کرنے کے لئے جو اقدامات ہو رہے ہیں، اس کے آگے کیا پلان ہے؟ اللہ "الحق" ہے، میں وہاں سے جب یہ کارروائی کر رہے تھے، میرے دروازے توڑ رہے تھے، میں اب آپ کو Clear اس لئے بتا رہا ہوں کہ جو میرا ایک ماحول Confuse بنا کر کچھ اپوزیشن کی لیڈرشپ، کچھ منافقین، کچھ Paid journalists وہ جس طریقے سے پیش کر رہے ہیں، میں اب آپ کو Fact بتا رہا ہوں، وہ Fact کہ جو کوئی بھی چیک کر سکتا ہے، میرا وصال نام کا، نام بھی لے رہا ہوں، ہمارے لوگ غیرت مند ہیں، غیرت مند لوگ بھی ہیں ہمارے صوبے میں، کچھ لوگ بزدل بھی ہیں، ان کا بھی بتاتا ہوں، اس نے مجھے پیچھے والے راستے سے نکال کر سامنے جو Pickets بنی ہوئی ہیں، ایک Picket کے اوپر جاکر میں ادھر بیٹھ گیا، Picket کے اندر میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ Clear ہو، اپنا Hideout بتانا نہیں چاہیئے لیکن میرے وہ نظریئے کے ساتھیوں کے لئے ضروری ہے

کیونکہ ان کوConfuse کیا جارہا ہے، چار گھنٹے میں وہاں پہ رہا، پورے چار گھنٹے یہ گھوم رہے تھے، تلاشیاں لے رہے تھے، بھاگ رہے تھے، پورا انہوں نے Cordon کیا ہوا تھا، اس دوران میرے پاس وہ بندہ جب دوبارہ آیا تو اس Picket میں میرے ساتھ ایک گارڈ سمیع نام کا وہ بھی تھا، میں نے اس سے کہا کہ گاڑی کی کیا پوزیشن ہے، نکلنا ہے یہاں سے، انہوں نے کہا، تمام گاڑیاں سرکاری اور آپ کی ذاتی توڑی جا چکی ہیں، سارا سامان لے گئے ہیں، ساروں کے ٹائر پھاڑ دیئے ہیں، کوئی گاڑی بھی اس وقت Available نہیں ہے، سارے پولیس والے جو ہیں ہمارے، وہ سارے کے سارے Under custody ہیں، اس وقت ان سب کو انہوں نے وہاں پہ Arrest کیا، یرغمال بنایا ہوا ہے، Including my CSO، جو کہ ایک ایس ایس پی ہے، اب ان حالات میں میں نے ان سے کہا، کوئی گاڑی برابر کرو، اس گاڑی کو آپ کہیں بھیجو، آگے مونال والی سائڈ پہ، اس ٹائم میں وہ گاڑی Arrange ہوئی، اس ٹائم میں لگ بھگ چار گھنٹے کے بعد مجھے انہوں نے کہا کہ گاڑی Arrange ہو گئی ہے، گاڑی Arrange ہو کر اس کو بتادیا گیا ہے کہ وہ اس Route کے اوپر آپ کے لئے Wait کرے گی، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے، اگر اللہ نے مجھے پہنچادیا، ٹھیک ہے، اب تیز بارش شروع تھی، پوری لائن میں رینجر کے سارے ڈالے گئے تھے، سارے کے سارے پولیس ڈالے، میں نے اس Picket سے Jump کیا، میں چلتا ہوا Green belt پہ گیا، میں ان کو نظر نہیں آیا، اللہ نے جو کرنا ہوتا ہے وہ کرتا ہے، وہاں سے میں Move ہو کر گیا، آگے جا کر میں Walk کرتا ہوا جب پہنچا تو اوپر سے صبح کی روشنی اس وقت تک پوری آئی نہیں تھی، وہاں پر چونکہ کوئی آمدورفت تھی نہیں، میں ہر ایک، جو گاڑیاں سوزوکیاں وغیرہ گزریں تو جو بھی گاڑی گزر رہی تھی، میں اوپر سے پتھر مار رہا تھا کہ شاید کوئی بھی رک جائے، میں آگے بڑھ جاؤں۔ اس وقت میرے پاس نہ موبائل ہے، نہ میری جیب میں ایک روپیہ ہے، ایک اللہ کی ذات ہے ایک میں ہوں، پھر ایک گاڑی آکر وہاں پہ جب میں نے پتھر مارے تو ایک گاڑی رک گئی، جب میں اس گاڑی کے پاس گیا تو وہ وہی گاڑی تھی، سامنے ایک موٹر سائیکل بھی تھا، اس گاڑی میں جو Driving کر رہا تھا، وہ میرا ڈرائیور افتخار ہے، یہ میرا ڈرائیور ہے، سی ایم ہاؤس کا وہ تھا، آگے موٹر سائیکل پہ عارف خٹک جو میرا ایک گارڈ تھا اور طارق میرا گارڈ ہے، وہ دونوں موٹر سائیکل پہ تھے، جب میں گاڑی میں بیٹھا تو عارف خٹک نے موٹر سائیکل چلانا شروع کیا اور طارق گاڑی میں آکر ساتھ بیٹھ گیا، ہم روانہ ہو گئے، گاڑی کا جو نمبر ہے، AA 4263، 'کے پی ہاؤس' اسلام آباد کی سرکاری گاڑی تھی، ہم روانہ ہو گئے، موٹروے پہ ہم نے جا کر M-Tag کے اوپر Hit کیا، اس کی رسید بھی یہاں پہ موجود ہے، M-Tag کے ذریعے ہم موٹروے پر چڑھے، موٹروے سے ہم آگے جا کر پھر جب موٹروے سے اترے تو اب یہ بڑے مزے کی بات ہے، سارے سن لو، کچھ چیزیں میں Expose کرنا چاہتا ہوں، بتانا چاہتا ہوں، میں وہاں سے ایک ضلع کے ڈی پی او کے گھر میں پہنچ گیا، اس کے گھر کے اندر میں اندر چلا گیا، جب میں چلا گیا تو وہ موجود نہیں تھا، فون پہ اس کے بندے نے میری بات کرائی، انہوں نے ہمارا ناشتہ تیار کرنا شروع کر دیا، میں نے ان سے کہا کہ مجھے سیکیورٹی دو، میں نے سی ایم ہاؤس پشاور جانا ہے، میں اس صوبے کا چیف منسٹر ہوں لیکن میں نے کہا کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے اس بات کا، اس نے مجھے یہ کہا کہ میں یہ گارنٹی نہیں لے سکتا کہ کسی کو پتہ نہ چلے کیونکہ میں

آپ کو جب سیکیورٹی دوں گا، گارڈ دوں گا تو اس بات کا پتہ چل سکتا ہے، میں یہ گارنٹی نہیں دے سکتا، میں نے کہا ٹھیک ہے، جب تم یہ گارنٹی نہیں دے سکتے تو Leave it مجھے نہیں چاہیئے، میں خود نکل جاتا ہوں، یہ میرے آرڈر پہ ہوا، کیونکہ قصور اس کا نہیں ہے، میں نے خود ہی کہا کہ نہ لو کیونکہ وہ کہہ رہا تھا، میں یہ گارنٹی نہیں دے سکتا۔ اس کے بعد میں وہاں سے نکلا، نکل کر اس دوران گاڑی نے ایک پمپ سے تیل ڈلوایا، اس کی رسید بھی موجود ہے، کیمرے بہت لگے ہوئے ہیں کہ جتنے بھی اس راستے میں، میں آپ کو بتاؤں کہ ان کی بہت Shops ہوں گی اور ان Shops پہ وہ آپ چیک کر سکتے ہیں، کہیں Bypass تھا یا کہاں تھا، وہاں پہ میں جا رہا ہوں، اس کے بعد میں نے کوئی بریک نہیں لیا، پھر میں سیدھا گیا، میں وہاں سے بٹگرام، تورغر، شانگلہ، پھر وہاں سے سوات، سوات سے نیچے پھر آ گیا، آگے جو میری رسیدیں ہیں، وہ میں نے M-Tag اتار لیا کہ یہ ریکارڈ پہ نہ آئیں، جبکہ M-Tag کے علاوہ وہ رسیدیں بھی موجود ہیں، اس گاڑی کی جو رسیدوں پہ آئے اور پھر مردان، نوشہرہ، چارسدہ اور پھر میں پشاور پہنچ گیا۔ مزے کی بات سنے، جب رات کو مجھے یہ پتہ چلا تو صبح اٹھ کر میں نے سمجھا کہ میں اپنے ان نظریاتی دوستوں کو Clarity دوں، ان کا Confusion دور کروں، کیونکہ جو منافق انہیں Confuse کر رہے ہیں، یہ Clear ہونا ضروری ہے، میری ذات کے لئے نہیں، میری ذات پہ تنقید ہو جائے خیر ہے لیکن عمران خان کی تحریک کے لئے ضروری ہے، میں یہ فرض سمجھتا ہوں، اپنا یہ میرا فرض ہے، میں نے صبح اٹھ کر آج چونکہ پلان بنایا تھا کہ میں یہ کروں گا، میں نے اس ڈی پی او کو Call کیا، یہ بہت زبردست بات ہے، یہ آپ کو مزا دے گی، یہ حالت ہے اس صوبے کی، اس وقت پاکستان میں فسطائیت کی، اس وقت پاکستان کے اندر فرعونیت کی، میں نے اس سے کہا، کیونکہ میں تو کہیں رکا نہیں ہوں، میرے پاس تو ایک ہی تمہارے گھر کا وہ ناشتہ، تمہارا وہ پی ایس او، تمہارا وہ Cook جس نے میرے ساتھ Picture بھی نکالی، میں نے کہا Picture بعد میں Upload کرنا جب میں منظر عام پہ آ جاؤں، تو اس نے کہا کہ سر، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، میری نوکری چلی جائے گی، میرا نام مت لینا، سوچو صوبے کا وزیر اعلیٰ جس کا وہ پابند ہے، جس کے وہ Under ہے، اس صوبے کے وزیر اعلیٰ کے اوپر جو اس کے گھر بغیر بتائے گیا، اس کے گھر گیا، وہ ڈر رہا ہے کہ میری نوکری چلی جائے گی، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، وہ کس سے ڈر رہا ہے، کون ہے وہ حاکم؟ کون کر رہا ہے حکومت اور کون اس خوف تک ان کو لے گیا؟ آپ اندازہ لگالیں، باقیوں کی کیا حالت ہو گی، باقی اس صوبے کے اندر ماحول کیا ہے؟ یہ تو میں آپ کو ایک مثال دے رہا ہوں کہ اس صوبے کی بیوروکریسی یا اس صوبے کی پولیس یا افسران کی جب یہ حالت ہے کہ اپنے صوبے کے وزیر اعلیٰ کا اپنے گھر آنا، ناشتہ کرنا، اپنے صوبے کے اندر وہ بتانے سے ڈر رہا ہے کہ میرے ساتھ کچھ ہو نہ جائے، کون تمہارے ساتھ کیا کرے گا؟ عمران خان کہتا ہے ناں، لاالہ الااللہ پہ یقین رکھو، یہ یقین لوگوں میں ختم ہو رہا ہے، اس حد تک کی فرعونیت ہے، میں سلام پیش کرتا ہوں اپنے ان ورکروں کو، اپنی اس پارٹی کے لوگوں کو جو ڈٹ کر کھڑے ہیں، (تالیاں) ڈٹ کر اپنے نظریئے کے ساتھ، اپنی سوچ کے ساتھ، اور ہمارے جو ورکرز گرفتار ہوئے ہیں، میں ان کی فیملیوں کو پیغام دے رہا ہوں، پہلا کام جو میں نے یہاں پہنچنے پہ کیا، وہ یہ کیا کہ میں نے کہا کہ ورکروں کی لسٹیں منگواؤ، آئی ایل ایف

والوں کو رابطہ کیا، آئی ایل ایف والے عملے کو بلایا، اسلام آباد، پنڈی والوں سے رابطہ کیا، سب کی لسٹیں نکالو، ڈیٹیل نکالو، ان کی ضمانتیں شروع کردو، میں ان کے گھر والوں کو پیغام دے رہا ہوں کہ یہ فرض سمجھ کر کہ یہ آپ کے نہیں، ہمارے بچے ہیں، آپ کے بھائی نہیں ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ایک ایک کو ان شاء اللہ ہم بری کرائیں گے، اس دوران ان کے ساتھ جو بھی ظلم ہوا ہوگا، ان شاء اللہ اس کا حساب دینا پڑے گا، اپنا میں معاف کر سکتا ہوں، کسی اور کا معاف نہیں کر سکتا، (تالیاں) میں یہ پیغام بھی دے رہا ہوں جناب سپیکر، ان سب کو یہ پیغام دے رہا ہوں کہ تم اس آہ سے ڈرو، تم اقتدار کے لئے یا تم کرسی کے لئے یا پیسے کے لئے یا طاقت کے لئے جو ظلم کرتے پھر رہے ہو، لوگوں کے گھروں میں جب تم گھستے ہو یا پہلے گھس رہے ہو، ابھی گھس رہے ہو، ڈرا رہے ہو، دھمکا رہے ہو، مار رہے ہو، ظلم کر رہے ہو، بے پردگی کر رہے ہو، ان کے دل توڑ رہے ہو، ان کی بد دعائیں آپ کو اس جہاں میں بھی ذلیل کریں گی، اس جہاں میں تو آپ کا کیا انجام ہوگا، آپ کو خود اندازہ ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اس جہاں میں بھی دکھاؤں گا اور دکھایا ہوا ہے، وہ نواز شریف تین دفعہ وزیر اعظم بنا ہوا ہے، آج بازار میں گھوم نہیں سکتا، یہ اللہ دکھا رہا ہے، وہ زرداری جو اتنا پیسہ کما چکا ہے، آج اس کی نسل ختم ہو چکی ہے، یہ اللہ دکھا رہا ہے، ہوش کے ناخن لے لیں، آہ سے ڈریں، کسی کی آہ کسی کی بد دعا آپ کا وہ حال کر سکتی ہے کہ کرسیاں، یہ جہاں بھی آپ کا تباہ، آپ سوچیں، آپ کا کیا ہوگا؟ اگر آپ کا کوئی ایمان ہے، صرف وہ لوگ جن کا ایمان نہ ہو، انسانیت کے لئے تو وہ بھی اس حد تک نہیں جاتے، ہمیں تو اسلام نے انسانیت کے بارے میں حکم دیا ہے، پھر حقوق العباد کے بارے میں جو حکم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، حقوق اللہ میں معاف کر دوں گا، میرے بس میں ہے، حقوق العباد میں معاف نہیں کرتا کیونکہ میرا بس ہی نہیں ہے جب تک وہ انسان معاف نہیں کرے گا، اتنی بڑی بات، حقوق العباد ان کے یہ ہیں، جو یہ کر رہے ہیں، آج انہوں نے اس ملک کو کہاں کھڑا کر دیا ہے؟ لوگوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے، اس حد تک ہو رہا ہے، اس کی مثال تو تاریخ میں کہیں نہیں ملتی، یہ سارے کے سارے Expose ہوں گے، وہ وقت دور نہیں ہے، آج یا کل یا پرسوں یا ترسوں، میں ہوں گا، میں نہیں ہوگا، انسان ہے، دنیا فانی ہے، کوئی ایک گھنٹے کا کسی کو پتہ نہیں ہے لیکن ہمارا ایمان ہے کہ ہم نے آخرت میں جواب دینا ہے، ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ ہم نے اپنی نسلوں کا سوچنا ہے کیونکہ ہم مسلمان ہیں، اسلام میں رہنا ہے، اس دنیا میں قائم و دائم ان شاء اللہ اور اس کے لئے ہم نے Protect کرنا اپنی نسلوں کو، جو ہماری مسلمان نسلیں ہیں ان کو Protect کرنا ہے، ہم نے نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس وقت اس ملک میں جو لوگ فیصلے کر رہے ہیں، نہ ان کو انسانیت کا خیال ہے نہ ان کو کسی کی عزت کا خیال ہے، نہ ان کو ملک کا خیال ہے، نہ وہ شریعت پہ چل رہے ہیں، نہ وہ آئین پہ چل رہے ہیں، کوئی ایک خاصیت مجھے بتادیں ان کی جو انہوں نے ثابت کی ہو، ہر طرح سے وہ ایک ایسے اندھیرے میں، ایک ایسے Mindset میں جا چکے ہیں کہ میرے خیال میں قابل رحم ہیں، میں سمجھتا ہوں یہ قابل رحم ہیں، ان کو اپنی اصلاح کرنا پڑے گی، یہ اگر اپنی اصلاح نہیں کریں گے، اس پہ نہیں سوچیں گے، ان کے خاندان والے، ان کے گھر والے، ان کے جاننے والے، ان سے میری اپیل ہے، ان سے کہو کہ اصلاح کریں اپنی، دلائل میں، بیٹھو ان کو سمجھاؤ، بتاؤ، اور اگر نہیں مانتے، ان کا بائیکاٹ کرو۔ میں یہاں پہ ان فوجی

بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ پچھلے والا قافلہ جو آ رہا تھا، اس میں آپ کا بیٹا بھی تھا، میرا بھائی بھی تھا، وہ ریٹائرڈ فوجی بھی ہیں، ہمارے بہت سے ایم پی ایز، منسٹرز پیچھے بھی آئے دوسرے قافلے میں، کچھ میرے ساتھ تھے، میں ان فوجی بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو ہمارے لوگ گئے، اپنے لوگوں کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا یہ فوج ہماری ہے، پھر آئے ہوئے ہیں آپ کے پاس، انہوں نے پاک فوج کے نعرے مارے اور فوجیوں نے ان کو راستہ دیا، میں دونوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن پھر آگے جا کر پھر وہی بے غیرت، بزدل، فسطائیت والے، یہ آئی جی، فیڈرل گورنمنٹ، انہوں نے ان کے ساتھ پھر کیا کیا؟ کہ بارش ہے، میری وہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے، ان پہ توڑ پھوڑ کر کے یہ حملے کر کے ان کو اتنا نقصان پہنچایا ہے، گرفتار بھی کیا، مارا بھی اور نقصان بھی پہنچایا، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ صرف یہی ہوں گے، فرعون بھی یہ سمجھتا تھا، وہ یہ بات سمجھتا تھا کہ میں ہی طاقتور ہوں، پھر کیا ہوا اس کا حال؟ بہت بڑی بڑی ایسی طاقتور شخصیات اس دنیا میں گزری ہیں، ان کا کیا حال ہوا ہے؟ عوام، انسانیت، جب عوام اٹھتے ہیں، انسانیت کسی میں نہیں ہوتی، جب ان کا کوئی انجام ہوتا ہے تو اس کی مثال کئی کئی سو سالوں تک رہتی ہے، آج یہ وہی لوگ ہیں، جو یاد کر رہا ہوں، ان کی مثالیں قائم ہیں، یہ وہی مثالیں بنیں گی۔ میں یہاں پہ آپ سب لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں، آپ کے ذریعے باقی سب کو کہ میرے سارے پاکستانیو! جو بھی منافق ہے اس نظریئے کے ساتھ، اللہ اس کو غرق کرے، (تالیاں) اللہ اس کو غرق کرے، آپ ان کے دھوکے میں مت آؤ، ان کی باتوں میں مت آؤ، یہ آپ سے گھبرا گئے ہیں، ان کی ٹانگیں کانپ رہی ہیں، آپ کا جذبہ دیکھ کر، آپ کا اتحاد دیکھ کر، آپ کی ٹیم دیکھ کر، آپ کا جنون دیکھ کر اور جو بھی ہم میں منافق ہے، اپنی پارٹی کے ساتھ اپنے نظریئے کے ساتھ، عمران خان کے ساتھ، میں برملا کہہ رہا ہوں، یہ اللہ کے نام، یہ کلمے لکھے ہوئے ہیں، یہاں پر اللہ کا کلام ہے، اللہ تعالیٰ اس کے خاندان کو غرق کرے، (تالیاں) اس سے بڑی بات نہیں ہے، میں کسی سے بھی نہیں کہتا کہ مجھ سے وہ معذرت کرے، کسی نے اگر غلط بات کی ہے تو، کیونکہ وہ میرے بھائی ہیں، ان کے تحفظات جو میں نے بتائے، میں نے بات کی، اس جہاں میں میرا گریبان۔ اگر اس میں ایک بات بھی جھوٹی ہو، اس جہاں میں میرا گریبان آپ کے لئے حاضر ہے، آپ پکڑ سکتے ہیں لیکن آپ اس چیز کا حصہ نہ بنیں، آپ کو بہکانے والے چاہے وہ اندر والے ہیں، چاہے وہ باہر والے ہیں، وہ منافق ہیں، منافقوں سے بچو، اتحاد کے ساتھ اپنے مقصد میں اپنے لیڈر کی آزادی کے لئے، آئین کی پاسداری کے لئے، آئین کے تحفظ کے لئے، قانون کی بالادستی کے لئے متحد ہو کر ایسے ہی ڈٹے رہو، ایسے ڈٹے رہو، جتنا ڈٹے رہو گے، جتنا لڑو گے، جتنا مقابلہ کرو گے، دشمن پیچھے ہٹے گا۔ پورے پاکستان میں ہر بندہ مجھے یہی کہہ رہا ہے کہ ہمیں بھی یقین نہیں تھا کہ تم لوگ پہنچ جاؤ گے، آپ کو بھی کہتے ہوں، کسی کو یقین نہیں تھا کیونکہ جس لیول کی انہوں نے رکاوٹیں ڈالی ہوئی تھیں بنتے لوگوں کے لئے، وہ Impossible تھیں لیکن اللہ کی ذات نے وہ سب Possible کیا، ہمیں کامیابی ہوئی ہے، یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہے، (تالیاں) ہم اس جگہ پہ جا کر پہنچے، ہم نے اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا، اس پہ جس کا اتنا نقصان ہوا، نقصان بھی اللہ پورا کرے گا، آگے اچھائی کا راستہ، وہ سب کچھ وہ بھی اللہ ہی ہمیں دکھائے گا، کامیابی بھی دے گا، کامیابی تب دے گا جب نیت صاف ہو گی، کامیابی تب دے گا

جب مقصد کے لئے کام کریں گے، کامیابی تب دے گا جب ذات کے لئے نہیں، نظریے کے لئے ہم محنت کریں گے، ذاتی فائدے کے لئے نہیں، نظریات کے لئے اپنی ایک جنگ جو ہماری تحریک ہے، اس کو جاری رکھیں گے، وہ وقت دور نہیں ہے، ان شاء اللہ قریب ہے، اب وہ کہتے ہیں ناں، گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دو، ایک اور دھکا ہے، ایک اور دھکا اور وہ دھکا ان شاء اللہ ہم ہی دیں گے، (تالیاں) ہم ہی دیں گے وہ دھکا، ہم ہی دیں گے وہ دھکا، ان کو سمجھ آ گئی ہے کہ جہاں تک ہم پہنچ گئے ہیں، اس کے بعد اگلا Step پھر شہباز شریف کا Bed room ہے، اگر عمران خان حکم دے دیں، اگلا Step ان کا Bed room ہے، ہم نے یہ ثابت کر دیا لیکن عمران خان نے ہمیں کہا ہے کہ پر امن رہنا ہے، آئین کے دائرے میں رہنا ہے، اپنا آئینی حق پر امن طریقے سے لینا ہے، ہم نے وہ بھی ثابت کیا ہے، آگے بھی ہم ثابت کریں گے، کہتے ہیں 'نہ چھیڑ ملنگاں نوں' کہ تم جو یہ بیٹھ کر ہمارے یہاں پر کہتے ہیں ناں کہ اٹک پار نہیں کرے گا، اٹک بھی وڑ گیا، پھر کہتے تھے، وہ کٹی پہاڑی پار نہیں کر گیا، وہ بھی وڑ گیا، (تالیاں) پھر کہتے تھے، وہ کیا ہے؟ برہان ہے، وہ پار نہیں کرے گا، وہ بھی وڑ گیا، پھر چھبیس نمبر چونگی ہے، پھر ترنول ہے، پھر وہ منگلا روڈ ہے، پھر F -10 ہے، وہ سارے وڑتے وڑتے ڈی چوک پہ آ کر ڈی چوک بھی وڑ گیا تھا، (تالیاں) ڈی چوک بھی وڑ گیا تھا، (شور) لیکن ہماری جو حد تھی، جو بتائی گئی تھی، جو حکم دیا گیا تھا، وہ ریکارڈ کر کے ہم نے پر امن طریقے سے واپس آئے لیکن ہمارے ساتھ جو کیا گیا، اس کے بعد میں یہاں پہ کھڑا ہو کر فیڈرل گورنمنٹ کو وارننگ دے رہا ہوں کہ اگر تم نے اس آئی جی اسلام آباد کو نہ ہٹایا تو اگلی دفعہ اس آئی جی کو اٹھوانے کے لئے ہم تمہارے خلاف دھاوا بھی بولیں گے، (تالیاں) تیار ہیں ناں سارے؟ یہ میں پیغام Floor سے دے رہا ہوں، یہ میرے صوبے کی ملکیت ہے، جس طرح گھسا، اس نے میری سرکاری گاڑیوں کو توڑا، اس نے وزیر اعلیٰ کی سرکاری گاڑیوں کو توڑا، علی امین کی (گاڑیوں کو) نہیں توڑا، یہ اس وقت اس صوبے کا وزیر اعلیٰ ہے، اس نے اس صوبے پہ حملہ کیا ہے، اگر یہ وفاق اس وقت اس صوبے پہ حملہ کرنے والے کو روکتا، مطلب ہے کہ یہ حملہ ہمارے اوپر وفاق نے کیا ہے، یہ تیار رہے، پھر آ رہے ہیں، تیار ہو؟ سارے کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو جاؤ، (شور) اپنے حق کے لئے تیار ہو؟ اپنے حق کے لئے لڑو گے؟ اپنے حق کے لئے مرو گے؟

<u>آوازیں</u>: ہاں، ان شاء اللہ۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u>: سبق سکھاؤ گے؟

<u>آوازیں</u>: ہاں، ان شاء اللہ۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u>: صوبے کا حق لو گے؟

<u>آوازیں</u>: ہاں، ان شاء اللہ۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u>: نعرہ مارو، ساڈا حق ایتھے رکھ۔

<u>آوازیں</u>: ساڈا حق ایتھے رکھ۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u>: ایتھے رکھ۔

آوازیں: ساڈا حق۔

جناب وزیر اعلیٰ: ایتھے رکھ۔

آوازیں: ساڈا حق۔

جناب وزیر اعلیٰ: ایتھے رکھ۔

(نعرہ بازی)

جناب وزیر اعلیٰ: آپ سب کا بہت شکریہ سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔

(تالیاں اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں ایک بات کرلوں پھر آپ بات کرلیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختو نخوا نے اس معزز ایوان کے سامنے جو باتیں رکھی ہیں، گو کہ ان کی بعض باتوں میں تلخی بھی تھی، بعض میں گلہ بھی تھا، بعض میں غصہ بھی تھا مگر جس حقیقت کو ہم نے دیکھنا ہے، باقی سیاسی پارٹیاں ہیں، ان کے اپنے اپنے حقوق ہیں، ان کا اپنا اپنا نظام ہے، اس کے ساتھ انہوں نے چلنا ہے۔ اس پاکستان کے اندر جناب قائداعظم، اور آپ نے تو پوری ایک تفصیل کنڈی صاحب! اسی ہاؤس میں بیان کی تھی کہ کیا کیا ہوتا رہا؟ ایک ہم بچے تھے، یہ کام بھی ہوگیا، یہ ساری باتیں اپنی جگہ ہیں، ہمارے لیڈران شہید بھی ہوئے، قید بھی ہوئے، گرفتار بھی ہوئے، جلاوطن بھی ہوئے، سب کچھ ہوا، ویسے ہی ملک کی سیاسی پارٹیوں کے رہنما تھے مگر یہ کام کبھی بھی نہیں ہوا کہ کسی صوبے کی حرمت پہ حملہ کیا گیا ہو، اس کی املاک پہ حملہ کیا گیا ہو، نہ کسی مارشل لاء کے دور میں یہ کام ہوا ہے، نہ کسی سیاسی دور میں یہ کام ہوا ہے کہ وفاقی اداروں نے، جو یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا، ایک کور کمانڈر کا گھر تھا جو انہوں نے خود کھلا چھوڑا ہوا تھا، وہ False flag operation جو اب ثابت بھی ہو گیا ہے، جس کے یہ ڈیڑھ سال سے ڈھنڈورے پیٹتے رہے، اس کو لے کر روتے رہے، قصیدے پڑھتے رہے۔۔۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ**۔ اس ہاؤس کی جو حرمت ہے، یہ ہاؤس خیبر پختو نخوا کا ہے، اس پہ حملہ خیبر پختو نخوا پہ حملہ ہے، تاریخ ان شاء اللہ تعالیٰ اس دن کو سیاہ، جس دن انہوں نے خیبر پختو نخوا پہ حملہ کیا، کل میں نے ایک لفظ استعمال کیا کہ کیا وفاق نے ہمیں کوئی اہم علاقہ ملک میں Declare کر دیا جو ہم پہ حملے کر رہا ہے ؟ میرے بہت سارے دوست خفا ہوئے مگر یہ آپ کے ایکشنز ہیں جو بتا رہے ہیں، کوئی آدمی آپ کو مطلوب تھا، آپ کی Territory تھی، آپ نے Blockade کیا ہوا تھا، آپ نے سب کچھ کیا ہوا تھا، آپ اس کا انتظار کر سکتے تھے، اس طرح تو لوگ ایک دوسرے ملکوں کی ایمبیسیوں پہ حملے شروع کر دیں، یہ ہمارا گھر تھا، ہمارے گھر کا تقدس انہوں نے پامال کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی بعض باتیں، میں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ Context پہ اس پہ بات ہو کہ باقی باتیں وہی، گلہ شکوہ بھی ہو گیا، باقی باتیں بھی ہو گئیں، کوئی تنقید بھی ہو گئی مگر اصل مدعا ہمارا یہ ہے کہ کیا خیبر پختو نخوا

ان Federating units کی ایک Essential اکائی نہیں ہے، کیا کوئی ہم پہ کسی نے قبضہ کیا ہوا ہے، کیا ہمیں اس طرح Treat کیا جائے گا؟ Leader of the House کو اس طرح Treat کیا جائے گا؟ یہ میرا خیال ہے یہ Admissible نہیں ہے، اس سے تو بہتر ہے کہ یہاں آئیں اور قبضہ کر لیں، پھر ہمیں کہیں اٹھو، اوئے ادھر جاؤ۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: میں بات کر رہا ہوں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، مجھے کوئی دکھ نہیں ہے کیونکہ جب دلیل نہیں ہوتی ہے، جب جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے ہیں تو لوگ سامنا نہیں کر سکتے جناب سپیکر، لوگ سامنا نہیں کر سکتے، کہنے کا مقصد، یہ آوازیں یہ تاریخ کا حصہ ہیں کسی کا یہ خیال ہو ہمارے جانے سے یہ آوازیں بند ہو جائیں گی تو یہ ان کی خام خیالی ہے، میں اتنا کہوں گا، وہ ایک شعر مجھے یاد آ رہا ہے، سی ایم صاحب کی حالت کو دیکھ کر:

یہ عشق نہیں آساں، یہ عشق نہیں آساں ؎

بس اتنا ہی سمجھ لیجیئے، ایک آگ کا دریا ہے

اور ڈوب کر جانا ہے اور ڈوب کر جانا ہے

یہ Double gaming نہیں چلے گی جناب سپیکر صاحب، ہم نے تو آپ سے Agree کر لیا تھا، پارلیمانی کمیٹی بنا دی، آپ کے حکم کے مطابق آج ہمیں مزہ آتا جب ہم تقریریں کر رہے ہوتے، جو ہمارا پختونخوا کا اگر بد قسمتی سے چیف منسٹر پکڑا جاتا، غیرت کے نام پہ، تو پاکستان پیپلز پارٹی، جمیعت، مسلم لیگ نون اپنے چیف ایگزیکٹیو کے ساتھ کھڑی ہوتیں، اس نے تو خیبر پختونخوا کو بھی، خیبر پختونخوا کی غیرت کو بھی انہوں نے پامال کیا ہے، اپنے سیاسی کارکنوں کے ساتھ بھی دھوکہ کیا ہے، جس کی صفائیاں دینے کے لئے دوسرا دن ہے یہ لوگ صفائیاں دے رہے ہیں لیکن ان کے ورکرز کیونکہ وہ سیاسی کارکن ہیں، ہم سیاسی کارکن کی کیفیت کو سمجھتے ہیں، جس طریقے سے اور بھونڈے طریقے سے یہ شخص ڈی چوک سے ڈبل گیم کھیلنے کے لئے نکلیں ہیں، کبھی بارہ ضلعے بن جاتے ہیں، کبھی کہتے ہیں میں پختونخوا کی چھت پہ تھا، یہ میں نے تو نہیں کہا جو حسن روف نے کہا ہے، وزیر اعلیٰ کے بیان میں جھول ہے، آپ کا یہ سیکرٹری انفارمیشن ہے تحریک انصاف کا، یہ پیپلز پارٹی کا نہیں ہے، اس کے پاس عہدہ ہے، کل کا بیان ہے، میں خود ذاتی طور پہ سن کر مجھے شرم محسوس ہوئی کہ وزیر اعلیٰ کے بیان میں جھول ہے، بیرسٹر سیف کہتے ہیں وہ چھت پہ چڑھے ہوئے تھے، وزیر اعلیٰ صاحب کہتے ہیں میں بارہ ضلعے، آج بھی بارہ ضلعے پورے نہیں گن رہا، آپ تو اس علاقے کے ہیں، جناب سپیکر، جب ہم نے کمیٹی بنالی، ہم تو اس واقعے کے اوپر مٹی ڈالنا چاہتے تھے کیونکہ شرم آتی ہے، پنجاب سے لوگ باتیں کر رہے ہیں، سندھ سے کر رہے ہیں، بلوچستان سے کر رہے ہیں، قیادت اس طرح ہوتی ہے جو ورکروں کو چھوڑ کر بیچ چوراہے سے بھاگ جائے؟ کہنے کا مقصد یہ ہے، جب آپ نے کمیٹی بنادی، ہم نے کہا چلیں ٹھیک ہے، اس بات کو چھوڑیں، وہ کمیٹی بیٹھے گی، ہم بند کمرے میں بیٹھ کر اس کی Probe کریں گے، کل بھی ہم نے Condemn کیا، جس نے بھی پختونخوا ہاؤس میں غیر قانونی غیر آئینی کام کیا ہے، میں بہ حیثیت پارلیمانی لیڈر

پاکستان پیپلز پارٹی آپ کے ساتھ کھڑا ہوں، ہم ثابت کریں گے، ان شاء اللہ آپ سے آگے کھڑے ہوں گے اس پختونخوا ہاؤس کی Protection کے لئے کیونکہ ہم نے حلف اٹھایا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، یہ تمام باتوں سے ہم Agree کرتے ہیں، اگر کسی نے گاڑیاں توڑیں ہیں، کسی نے پختونخوا ہاؤس کے اوپر غیر قانونی غیر آئینی حملہ کیا ہے، آج شفیع اللہ صاحب نے Production order کی بات کی ہے، کم از کم ہمیں فخر محسوس ہوا، ہمارے بندے پکڑے گئے، بھاگے تو نہیں ناں، خدارا اتنی ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولا جارہا ہے، دوسرا دن ہے، ہم نے تو کہا، چلیں بات ختم ہو گئی ہے، آپ شاید اس بات کو پارلیمانی کمیٹی بنانے کے بعد ختم کر چکے ہوں گے لیکن آج پھر آپ نے اس ایشو کو دوبارہ زندہ کیا ہے، یہ ہم نے آپ کے ساتھ Commitment کی ہے، آپ جتنی بھی باتیں کریں، یہاں سے کل نیک محمد صاحب نے باتیں کیں، اس دن ہماری لیڈر شپ کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال ہوئے لیکن ہم نے آپ سے وعدہ کیا، ہم اپنی باری پہ بولیں گے، ان کی بات سنیں گے، چاہے یہ گالیاں دیں، چاہے یہ بے توقیری کریں، چاہے یہ دھونس دیں، چاہے یہ دھمکیاں دیں، اس دن بھی وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پہ بیٹھ کر مجھے گالیاں دیتے رہے لیکن یہ پارلیمان ہے، ہمیں پتہ ہے اس کا تقدس کس طرح کیا جاتا ہے، ہم اپنی باری پہ دلیل سے بات کریں گے، ان کی باتیں سنیں گے، کریں جتنی بھی یہ کریں لیکن آج میں پھر کہتا ہوں جناب سپیکر، جس طریقے سے اس صوبے کے وزیر اعلیٰ نے اس دن جو حرکت کی ہے، یہ ایک صحت مند ذہن کی نشانی نہیں ہے۔ اس دن بھی ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ کسی صحت مند ذہن کو یہاں پہ وزیر اعلیٰ بٹھایا جائے، اس صوبے کو چلایا جائے، اس صوبے کو بہت زیادہ چیلنجز ہیں، جناب سپیکر، سنگجانی جلسے میں یہ جاتے ہیں، مجھے تو ان پہ ترس آتا ہے، ڈاکٹر امجد پہ، روزان کی تقریر ہوتی ہے، فوج ہمارے خلاف ہے، ادھر سے سجاد صاحب اٹھتے ہیں، اسٹیبلشمنٹ ہمارے خلاف ہے، وہ میرے لیاقت بھائی روز کہتے ہیں، یہ فوجی جو ہیں، ہمارے گھروں پہ چھاپے مار رہے ہیں، آپ کا جو Leader of the House ہے وہ تو ایس ایچ او سے آگے جاتا نہیں، آئی جی سے آگے جاتا نہیں، تو اس کی بات مانیں، آپ کی بات مانیں، کس کی بات مانیں؟ وہ کہتے ہیں، میں فوجیوں کو سلوٹ کرتا ہوں، جناب سپیکر، آپ کی تقریر کو میں نے سنا، میں سلام پیش کرتا ہوں لیکن فیڈرل گورنمنٹ بے غیرت ہے، سپاہی بڑے بے غیرت ہیں، جناب سپیکر، یہ چیف ایگزیکٹیو کی تقریر ہوتی ہے، یہ لہجہ ہوتا ہے، یہ طریقہ کار ہے؟ خدارا اس ہاؤس کا ایک Decorum ہے، اس ہاؤس کا چیف ایگزیکٹیو ہوتا ہے، Leader of the House ہم سب کے لئے قابل احترام ہوتا ہے لیکن کچھ چیزیں آپ کو اپنی گفتگو سے اپنی عزت کو بڑھانا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر، روز یہ آکر لیکچر دیتے ہیں، مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے ڈاکٹر ذاکر نائیک ہماری اسمبلی میں آیا ہوا ہو۔ کہنے کا مقصد یہ ہے، یہ باتیں آپ کس کو بتانا چاہ رہے ہیں؟ آپ جائیں اپنے ورکروں کو مطمئن کریں، ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ آپ بیچ جنگ میں بھاگ جائیں، آج ہمارا چیف ایگزیکٹیو اگر وفاقی حکومت نے پکڑا ہوتا تو ہم سب سے پہلے ہوتے کہ کیوں پکڑا؟ کیونکہ اس کے پاس مینڈیٹ تھا، اس کے پاس اس ہاؤس کی اکثریت تھی، بھاگنے کا ہم نے کبھی بھی مشورہ نہیں دیا۔ دو وزیر اعظم ہمارے شہید ہوئے، ہم نے کہا" پاکستان کھپے"، بار بار یہ سٹوری سناتے ہیں، سندھ نے دو وزیر اعظم کی لاشیں اپنے سندھ میں بھیجیں، انہوں نے تو کبھی نہیں کہا کہ ایک گولی کے پیچھے دس

گولیاں ماریں گے، انہوں نے تو کبھی بھی نہیں کہا، یہ بے غیرت ہیں، یہ لچے، یہ لفنگے ہیں، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں، اس ملک کو لڑانا چاہتے ہیں، اکائیوں کو لڑانا چاہتے ہیں؟ Already ہمارا صوبہ تباہی کی طرف گامزن ہے، آپ نے صوبے کو مسلح لوگوں کے حوالے کر دیا ہے، شام کے بعد ہم اپنے علاقوں میں پھر نہیں سکتے، آپ وفاقی اکائیوں کو لڑاتے ہیں، خدارا میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے، وفاقی کابینہ سے گزارش ہے، سنجیدہ ہو جائیں، یہ فلمی شوٹنگ کسی فلم میں تو اچھی لگ سکتی ہے لیکن Practically یہ خیبر پختونخوا وزیر اعلیٰ کی کہانی نہیں ہے، یہ کسی ڈان فلم کی شوٹنگ ہے، آپ نے بھی سنا ہوگا، وہ کہتے ہیں ناں، بارہ ملکوں کی پولیس مجھے ڈھونڈھ رہی ہے، یہ وہی بارہ ضلعے ہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جنوبی اضلاع No go area بن چکے ہیں، No go area جنوبی اضلاع، سی ایم صاحب کا اپنا ضلع شام کے بعد وہاں پہ آمد و رفت نہیں ہو سکتی، خدارا میری آپ سے دس بستہ گزارش ہے، اس ہاؤس کی In-camera meeting بلوائیں، آپ یہاں پہ سیکیورٹی فورسز کے لوگوں کو In-camera ہاؤس کی بریفنگ کروائیں، اگر ہم لوگوں کو تحفظ نہیں دے سکتے، اگر ہم لوگوں کو Protection نہیں دے سکتے تو اس ہاؤس میں بیٹھنے کا بھی ہمارا فائدہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ہم ان کے ساتھ ہیں، پہلے دن ہم نے کہا تھا، ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن خدارا یہ کچھ سنجیدگی کا مظاہرہ کریں، اگر اس طرح کی حرکتیں ہونگیں تو آپ ہم سے کیا Expect کرتے ہیں، ہم اس طرح کی حرکتوں میں آپ کا ساتھ دیں گے؟ میری آپ سے گزارش ہے، ہمیں صرف توقع آپ سے ہے، آپ نے جس منصب پہ جس طریقے سے آپ چلا رہے ہیں، آپ کی ہمیشہ ہم نے اس منصب کی بھی، آپ کی بھی ہم نے Direction کو Follow کیا ہے، میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے، خدارا اس صوبے کے اوپر رحم کھائیں، آپ نے سٹینڈنگ کمیٹی بنائی، آپ نے اس ایشو کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا تھا، ہم تو چاہتے تھے کہ مزید اس پر بات نہ ہو لیکن آپ نے خود Questions / Answers کو روک کر Leader of the House کی خواہش تھی جو یہ بات ہو تو ہمیں بھی اپنا مؤقف پیش کرنے کا پورا حق ہے، یہی مؤقف ہم پیش کریں، آپ سے میں پھر گزارش کرتا ہوں، خدارا سنجیدہ ہو کر اس ہاؤس میں امن وامان کے حوالے سے In-camera meeting کروائیں تاکہ ہمارے جو معاملات چل رہے ہیں جناب سپیکر، کہیں ایسا نہ ہو، ہم اگر بعد میں میٹنگ کرتے رہیں اور اس کا کچھ حل نہ نکلے، اس سے پہلے خدارا میری ان سے دست بستہ گزارش ہے، صوبائی کابینہ میں یہ بڑے Committed لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، چار کروڑ لوگ اس ہاؤس کو دیکھ رہے ہیں، نہ کہ اس ڈرامے سے ان کا کوئی تعلق ہے، ڈرامہ جانے اور آپ جانیں اور آپ کا ورکر جانے، خدارا ہمارے اس صوبے پہ حکمرانی کریں، جس کا مینڈیٹ آپ کو بڑی محبت سے لوگوں نے دیا ہوا ہے۔ ہم آپ سے توقع کرتے ہیں، آپ اس صوبے کے اوپر رحم کرکے ان تمام ایشوز کے اوپر بات کریں گے، حکمرانی کریں گے، سی سی آئی کی میٹنگ کی، ہم نے بات کی، پچپن لاکھ بچوں کی بات کی جو Out of school children ہیں، پچیس VCs کی بات کی جو علمی درسگاہوں سے باہر ہیں، جناب سپیکر، کون کون سے ایشو کو روئیں؟ کہہ کہہ کر تھک گئے، خدارا آپ یہ سٹینڈنگ کمیٹیز کو متحرک کریں تاکہ ہم اس میں اس بھاگ دوڑ کو سنبھال کر اس صوبے کو خیر خواہی کی طرف لے چلیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ سارے ذرا تشریف رکھیں، بھائی! آپ تشریف رکھیں، مہربانی کریں، بعد میں کسی ٹائم۔
جناب عدنان خان: جناب سپیکر صاحب، Rules کی بات کرتے ہیں، کوئسچنز آور کے بیچ میں یہ Rules کہیں پہ بھی نہیں ہیں، ہمارا Important time ضائع ہو رہا ہے، یہاں پہ بدر منیر کے ڈائیلاگ ہیں، بدر منیر کے ڈائیلاگ آپ کو آتے ہیں، ہمیں نہیں آتے ہیں، ہمیں بھی ٹائم دیتے ہیں، ہمارے بھی مسائل ہیں، ہمارا بھی علاقہ ہے، ہمارے بھی کوئسچنز پڑے ہوئے ہیں، ابھی یہ کونسے Rule کے تحت یہ آپ نے بلڈوز کیا؟ یہاں پہ ہاؤس میں ہم بھی بولنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اچھا، اس طرح کرتے ہیں کہ عدنان خان، آپ ذرہ تشریف رکھیں، میں بات کر لیتا ہوں آپ سے۔
جناب عدنان خان: نہیں جناب سپیکر صاحب، یہ بات ہے، ایجنڈا ہمارا بنا ہے، خراب ہو جاتا ہے، آخر ہم اسمبلی میں اس لئے تو نہیں آتے ہیں، 2013ء سے یہاں پہ ایجنڈا ہے وہ Struck off ہوا ہے، اس طرح تو نہیں چلتا ہے، ایک تو ہم یہاں اسمبلی آئیں گے، کہاں جائیں گے؟ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، پختونخوا ہاؤس کے بارے میں قرارداد بھی پاس کرتے ہیں، سب کچھ کرتے ہیں لیکن ہمارا وقت تو ضائع نہ کریں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ یہ چاہتے ہیں کہ کوئسچنز بھی نہ کریں، اچھا اس طرح ہے ناں۔
جناب عدنان خان: سر، یہ آپ نے کوئسچنز لے کر بیچ میں اور۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: دیکھیں، میری گزارش یہ ہے، گزارش یہ ہے، سن لیں میری بات، Leader of the House کہ وہ، (مداخلت) آپ پلیز خاموش رہیں ناں، میجر صاحب، پلیز آپ بیٹھ جائیں، آپ بھی، میری بہنیں بھی بیٹھ جائیں، آپ بھی بیٹھ جائیں، میں بات کرتا ہوں ناں، بات کریں گے ناں، یا تو آج کے باقی ایجنڈے کو میں Suspend کرتا ہوں۔
جناب عدنان خان: آپ پہلے کوئسچنز لے لیں، اس کے بعد جو کچھ Suspend کرنا ہے، تب کریں تقریریں، تقریریں تو ہم نے بہت کر لی ہیں۔
جناب سپیکر: دیکھیں، اس طرح ہے، آپ بالکل بعض باتیں بجا فرما رہے ہیں، چونکہ ایک خیبر پختونخوا ہاؤس پہ حملہ ہوا، Chief Executive of the Province کے اوپر حملہ ہوا، وہ یہاں تشریف لائے، وہ اپنی بات رکھنا چاہتے تھے۔
جناب محمد اقبال خان: اسی پہ تو بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، ایک بات ہے ناں، آج دیتے ہیں ناں ٹائم۔

(شور)

جناب سپیکر: ان کو آپ، ان سے بات کریں، خیر ہے میں ڈاکٹر صاحب، اس طرح کرتے ہیں، دس منٹ۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، عدنان۔

(شور)

جناب سپیکر: ماشاء اللہ، ماشاء اللہ۔

(شور)

جناب سپیکر: نماز کے لئے وقفہ کرتے ہیں، پندرہ منٹ کے بعد دوبارہ آتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر نے کارروائی شروع کئے بغیر اجلاس ملتوی کرنے کے احکامات صادر فرمائے)

(اجلاس بروز چہارشنبہ مورخہ 09 اکتوبر 2024 بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)